بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

حرفِ اوّل

قلم ہاتھ میں لیتے ہی خیال آیا کہ آج ملک میں صدارتی ریفرنڈم ہے۔ حکومتی حلقوں کی جانب سے یہ بات بڑے زور شور کے ساتھ کہی جا رہی ہے کہ ریفرنڈم کے ذریعے اِس ملک کی تقدیر بدل جائے گی' لاینحل مسائل کا حل نکل آئے گا' عوام کو ریلیف ملے گا وغیرہ—— ملک کی گزشتہ ۵۵ سالہ تاریخ اس امر پر گواہ ہے کہ اس نوع کے بلند بانگ دعوے ہر دور میں کیے گئے ہیں۔ ملکی سیاسی جماعتیں ہوں یا فوجی آمریت' دعووں کے میدان میں کوئی کبھی پیچھے نہیں رہا' لیکن یہ بھی امرِ واقعہ ہے کہ ملک کی حالت آج تک سدھر نہیں سکی بلکہ بحیثیت مجموعی رُو بہ زوال ہے۔

ہمارے سامنے آنحضور ﷺ کا واضح فرمان موجود ہے کہ ((اِنَّ اللّٰـهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ)) کہ ''اللہ تعالیٰ اس کتابِ عظیم یعنی قرآنِ حکیم کی بدولت بہت سی قوموں کو رفعت و سربلندی عطا فرمائے گا اور اِس کتاب کو چھوڑنے کی پاداش میں بہت سی قوموں کو زوال سے دوچار فرما دے گا''۔ حکیم الامت علامہ اقبال نے حکمتِ نبویؐ کے اس موتی کو بایں الفاظ ایک شعر کے قالب میں ڈھالا کہ ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک کی عزت' وقار اور استحکام کے حصول کا واحد ذریعہ تمسک بالقرآن ہے۔ قرآن کے عطا کردہ نظامِ عدلِ اجتماعی کے نفاذ ہی میں اس ملک کے دیرینہ مسائل کا حل مضمر ہے۔ سیاسی و معاشی اور سماجی و معاشرتی ہر سطح پر جب تک ہم دین و شریعت کے اصولوں کا نفاذ نہیں کریں گے' اس ملک کی کشتی بحرانوں کے مہیب گرداب سے نکل نہیں سکے گی۔

تاہم یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ دین و شریعت کا نفاذ یہاں از خود نہیں ہو جائے گا بلکہ اس کے لئے بالکل بنیاد سے کام کرنا ہو گا۔ دعوتِ قرآنی کی بنیاد پر وسیع پیمانے پر عوام و خواص کی ذہن سازی کے لئے جامع منصوبہ بندی کرنا ہو گی۔ بالفاظ دیگر رجوع الی القرآن کی ایک بھرپور مہم چلانا ہو گی۔ قرآن کے ایمان افروز اور انقلاب آفریں پیغام کی ہمہ گیر نشر و اشاعت کے ذریعے ہی اس عظیم الشان کام کے لئے راستہ ہموار کیا جا سکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ وفقنا لھٰذا